ہمارا ماحول ہمارا مستقبل

ساحلی علاقوں میں مون سون کی بارشوں سے پہلے نکاسیٔ آب کے منصوبوں کا جائزہ

(نمائندۂ خصوصی / ماہنامہ پیغام)

ساحلی علاقوں میں مون سون کی بارشوں سے پہلے نکاسیٔ آب کے منصوبوں کا جائزہ لینے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس جمعرات کو ساحل آباد میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ساحلی ترقیاتی ادارے، بلدیہ عظمیٰ ساحل آباد، ضلعی انتظامیہ اور محکمۂ آبپاشی کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ گزشتہ برس شدید بارشوں کے دوران کئی نشیبی علاقوں میں کئی کئی روز تک پانی کھڑا رہا تھا، جس سے ہزاروں گھرانے متاثر ہوئے تھے۔

اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ساحلی ترقیاتی ادارے کے منیجنگ ڈائریکٹر انجینئر طارق محمود بلوچ نے کہا کہ ادارے کی ذمہ داری صرف سڑکیں بنانا نہیں بلکہ پانی کے قدرتی راستوں کو محفوظ رکھنا بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں کئی نالوں پر تجاوزات قائم کر لی گئی تھیں، جس کی وجہ سے پانی کا بہاؤ رک گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ادارہ ان تجاوزات کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کرے گا۔

بلدیہ عظمیٰ ساحل آباد کے چیف آفیسر نے بتایا کہ شہر کے 14 بڑے نالوں کی صفائی کے لیے 3 کروڑ روپے کا ہنگامی فنڈ مختص کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق صفائی کا کام 15 جون تک مکمل کر لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ نالوں سے نکالا جانے والا کچرا اور مٹی کنارے پر چھوڑنے کے بجائے فوری طور پر اٹھا لی جائے گی، تاکہ وہ دوبارہ نالے میں نہ گر سکے۔

محکمۂ آبپاشی کے ایکسیئن انجینئر فرحان سلیم بھٹی نے اجلاس کو بریفنگ دی کہ ساحل آباد کے مشرقی حصے میں 6 نئے برساتی نالے بنائے جائیں گے، جن کی لمبائی مجموعی طور پر 9 کلومیٹر ہوگی۔ ان کے مطابق ان نالوں کا پانی براہِ راست سمندر میں گرے گا، جس سے شہر کے اندر پانی کھڑا ہونے کا دورانیہ کم ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ منصوبے کی تکمیل کے لیے 4 ماہ کا عرصہ درکار ہے۔

اجلاس میں شریک ماہرِ ماحولیات ڈاکٹر نسرین اختر قاضی نے کہا کہ نالوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ ان کے کناروں پر درخت لگانا بھی ضروری ہے، کیونکہ جڑیں مٹی کو بہنے سے روکتی ہیں۔ انہوں نے تجویز دی کہ ہر نالے کے کنارے کم از کم 200 درخت لگائے جائیں۔ اس پر ڈپٹی کمشنر ساحل آباد نے ہدایت کی کہ ضلعی انتظامیہ اس تجویز پر عمل درآمد کے لیے ایک الگ کمیٹی بنائے گی۔

اجلاس کے آخر میں ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ہر سال بارشوں کے بعد ہونے والے نقصان کا ذمہ دار صرف محکمے نہیں بلکہ شہری بھی ہیں، کیونکہ وہ کچرا نالوں میں پھینکتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ پہلی بار نالے میں کچرا پھینکنے والے دکان دار پر 5 ہزار روپے اور دوسری بار 10 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ ان کے بقول یہ اقدام عارضی نہیں بلکہ مستقل بنیادوں پر کیا جائے گا۔

(صفحۂ اوّل سے آگے)

ہے۔ ہم نے اپنے محلے کے نکڑ پر کچرا پھینکنے والوں کو روکا تو انہوں نے ہمیں ہی برا بھلا کہا۔ ہمیں ایسے رویوں کو بدلنا ہوگا۔

اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ہر یونین کونسل میں ماحولیاتی نگران مقرر کیے جائیں گے جو ہر ہفتے اپنی رپورٹ ضلعی ہیڈکوارٹر میں جمع کرائیں گے۔ ان نگرانوں کو ایک مختصر تربیتی کورس بھی کرایا جائے گا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ اچھا کام کرنے والے نگرانوں کو سال کے آخر میں سرٹیفکیٹ اور نقد انعام دیا جائے گا، تاکہ دوسروں کو بھی ترغیب ملے۔

ادھر ساحل آباد چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر حاجی نذیر احمد خٹک نے اجلاس کے فیصلوں کا خیرمقدم کیا۔ تاہم انہوں نے مطالبہ کیا کہ صنعتی علاقوں سے نکلنے والے زہریلے فضلے کے لیے الگ سے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے جائیں، کیونکہ موجودہ صورت میں یہ فضلہ بھی نالوں کے ذریعے سمندر میں جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیمبر اس سلسلے میں ایک تجویز الگ سے پیش کرے گا۔

اجلاس کے آخر میں ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ہر ہفتے اس منصوبے کی پیش رفت کا جائزہ خود لیا جائے گا اور کسی بھی سطح پر سستی یا کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ساحل آباد کے شہری ہر سال بارشوں کے دوران جس اذیت سے گزرتے ہیں، اس کا خاتمہ ہر صورت میں کرنا ہے۔ اجلاس کے شرکا کو امید ہے کہ اگر منصوبے پر بروقت اور شفاف طریقے سے عمل ہوا تو آئندہ برس شہر کا نقشہ بدل سکتا ہے۔

(صفحۂ ۸ کالم ۷ پر ملاحظہ کریں)

ساحل آباد میں ہنگامی نکاسیٔ آب کے منصوبوں کا جائزہ